اپنی چیز بکوانے کے لیے گفٹ دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بک ڈپو اور اسٹیشنری کی دکان (SHOP) ہے، کیا زید اپنی کتب اور اسٹیشنری کا سامان اسکول میں سیل کروانے کے لئے اسکول مالکان کو کچھ رقم، موٹر سائیکل، سکول کی تزئین و آرائش کا سامان، یا اسٹیشنری کا کوئی سامان، وغیرہ تحفہ میں دے سکتا ہے، تاکہ اسکول مالکان بچوں کو پابند کردیں کہ وہ اسکول میں استعمال ہونے والی کتب، رجسٹر اور اسٹیشنری وغیرہ کا سامان زید کی دکان سے ہی خریدیں گے۔ اور جب کسی ایونٹ پر اسکول میں اسٹال لگانا ہوگا، تو صرف زید ہی لگائے گا، کسی اور کو اجازت نہیں ہوگی، تو اس صورت میں زید کا اسکول مالکان کو رقم وغیرہ تحفہ دینا اور اسکول مالکان کا لینا کیسا؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کا اسکول میں اپنی کتب، اسٹیشنری وغیرہ کا سامان سیل کروانے اور اسکول میں کسی ایونٹ پر صرف اپنا اسٹال لگوانے کے لئے اسکول مالکان کو رقم، موٹر سائیکل یا اس جیسی دیگر قیمتی اشیاء دینا رشوت ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے، کیونکہ یہ قیمتی اشیاء اپنا کام نکلوانے کے لئے ہی دی جارہی ہیں اور اپنا کام نکلوانے کے لئے دی جانے والی چیز شرعاً تحفہ نہیں، بلکہ رشوت ہے۔ اور رشوت کا لین دین اسلام میں ناجائز و حرام اور باعثِ لعنت فعل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر لعنت فرمائی ہے۔ **البتہ** ایسی معمولی اشیاء جو بک ڈپو مالکان عموماً اپنی دکان کی مشہوری (Advertisement) کے لئے اسکول مالکان اور ان کے علاوہ بھی دیگر لوگوں کو دیتے ہیں، جیسے قلم، پیڈ، کتب کے سیمپل (Sample of books)، وغیرہ، اور ان کے عوض اسکول مالکان کو اپنی دکان کا سامان سیل کروانے کا پابند بھی نہیں کرتے، تو ایسی معمولی اشیاء بک ڈپو مالکان کا دینا اور اسکول مالکان کا لینا جائز ہے۔

رشوت کا مال کھانے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : بڑے جھوٹ سننے والے ، بڑے حرام خور۔ (القرآن الکریم ، پارہ 6، سورۃ المائدہ ، آیت 42)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی جَصّاص رازی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 370ھ/ 980ء) لکھتے ہیں :

”اتفق جمیع المتاولین لھذہ الآیۃ علی ان قبول الرشاء حرام، واتفقوانہ من السحت الذی حرمہ اللہ تعالی“

ترجمہ : اس آیتِ مبارکہ کی وجہ سے تمام مفسرین کرام نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بے شک رشوت قبول کرنا حرام ہے اور اس بات پر (بھی) اتفاق کیا کہ رشوت اس ”سُحت“ میں سے ہے ، جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص ، جلد2، صفحہ 541، دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ، چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :

”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم الراشی والمرتشی“

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابی داؤد ، باب فی کراھیۃ الرشوۃ ، جلد3، صفحہ 300، المکتبۃ العصریہ)

رشوت کی تعریف کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں :

”الرشوۃ بالکسر: مایعطیہ الشخص للحاکم وغیرہ لیحکم لہ اویحملہ علی مایرید“

ترجمہ : رشوت (راء کے زیر کے ساتھ) : وہ چیز جو کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو اس غرض سے دیتا ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یا اسے اس کام پر آمادہ کرے جو وہ چاہتا ہے۔ (ردالمحتار ، کتاب القضاء ، جلد5، صفحہ 362، دار الفکر ، بیروت)

اپنا کام بنانے کے لئے جو کچھ دیا جائے وہ رشوت ہے ، چنانچہ اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلِ سُنَّت ، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : ”رشوت لینا مطلقاً حرام ہے۔ کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے ، یوہیں (یونہی) جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ، جلد23، صفحہ 597، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن ، لاھور)

رِشوت اور تحفہ میں فرق کے متعلق بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے :

”ان الفرق بین الھدیۃ والرشوۃ أن الرشوۃ مایعطیہ بشرط أن یعینہ والھدیۃ لا شرط معھا“

ترجمہ: ہدیہ اور رشوت میں فرق یہ ہے کہ رشوت وہ مال ہے، جو اس شرط کے ساتھ دیا جائے کہ وہ (رشوت لینے والا رشوت دینے والے کی) کسی معاملے میں مدد کرے گا اور ہدیہ وہ مال ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہ ہو۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 6، صفحہ 285، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

اسکول میں صرف یہ اسٹال لگائے گا، کسی اور کو اجازت نہ ہوگی، اسی طرح کے سوال (اسٹیشن پر یہی اپنا مال بیچے دوسرا نہ بیچ پائے، اس کے لیے حکام کو کچھ دینا، اس) کے جواب میں فتاوی رضویہ میں ہے: "یہ ریل والوں کو روپیہ صرف اس بات کا دیتا ہے کہ میں ہی بیچوں، دوسرا نہ بیچنے پائے، یہ شرعاً خالص رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 559، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0033

تاریخ اجراء: 27 محرم الحرام 1447ھ/23 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com　daruliftaahlesunnat　DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat　feedback@daruliftaahlesunnat.net